

خوشبو اور رنگ جمع کرتی تیلی ماں کا ایک خوش رنگ سندیسہ!

ایک مدت سے کھلتی کلیوں اور مہکے پھولوں کے ارد گرد گھوم کر خوشبو اور رنگ جمع کرتی رہی لیکن اس کو پسینا نہیں سکی۔ کہتے ہیں ماکہ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ بالکل بیدار ہے۔ اس خوشبو اور رنگ کے بکھرنے کا شانہ یہی وقت ہے۔ اور آج آپ اس کی خوشبو اور رنگوں سے محظوظ ہونے جا رہے ہیں۔

بچوں کی نظموں کی یہ کتاب جس کا آغاز میرے بچپن سے ہو چکا تھا۔ اور 1987 میں جب میرا شعری مجموعہ جرأت اظہار شائع ہوا تو محترم شہرت بخاری نے اس کے دیباچے میں لکھا کہ میں شہناز مزمل کو بچوں کی شاعرہ کہہ سکتا ہوں۔ لیکن اس میں کچھ نمائندہ نمونے اور نظموں میں شامل جس کی وجہ سے انہیں بچوں کی شاعرہ تک محدود نہیں کر سکتے۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ پانی بہت سے پلوں کے نیچے سے گذر گیا۔ یہ قلم بہت کچھ ضبطِ تحریر میں لاتا رہا۔ ادبی منظر نامے پر میرا نام مختلف اصناف کے حوالے سے رقم ہوتا رہا اور یہ سفر الحمد للہ ابھی تک جاری ہے۔ لیکن میرے بچوں اور ان کے دوستوں کی فرمائش پر مجھے رک کر کچھ وقت بچوں کے لئے لکھی گئی نظموں کو جمع کر کے مجموعے کی شکل دینے میں صرف کرنا پڑا۔ اس مرحلے سے گذرتے ہوئے بڑے عجیب تجربات سے گذرنا پڑا۔ بچوں کی ذہنی سطح پر آ کر بھی کچھ لکھنا پڑا۔ یہ بہت ہی خوشگوار تجربہ تھا۔ پہلے جب اس کو لکھنا کیا کچھ نیا لکھنا تو اس کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔

اور اب یہ سب کچھ اپنے پیارے معصوم بچوں کے لئے کھلتی کلیاں مہکے پھول لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ ان پھول بنتی مہکتی کلیوں کی مہک آپ کی حیات کو کس طرح متاثر کر رہی ہے اس کا اندازہ آپ کو کتاب پڑھ کر ہو گا۔ اور مجھے آپ کی آرا جہاں کرے بچوں کے لیے بے پناہ محبت اور دعاؤں کے ساتھ یہ مجموعہ ان کی نذر کر رہی ہوں۔ مجھے ضرورتاً بتائیے گا کہ میں نے کھلتی کلیوں اور مہکے پھولوں سے کیسے رنگ اور کیسی خوشبو کشید کی ہے۔

شہناز مزمل

چیمبر پرسن ادب سرائے

125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور۔

0300-4275692

بچوں کیلئے خوبصورت نظمیں

راستہ اپنا زمیں سے ہو سکا کب استوار

اک خلائے بیکراں میں ہم سفر کرتے رہے

اس خوبصورت شعر کی خالق نامور شاعرہ ڈاکٹر شہناز مزمل ہیں جنہوں نے شاعری،

ادب اور صحافت کے شعبوں میں گراں قدر خدمات انجام دے کر قومی شہرت حاصل کی ہے۔

آپ کو علمی ذوق و رش میں ملا ہے۔ ان کے والد مزمل حسین تادری ایک ممتاز شاعر اور ادیب تھے۔

شہناز مزمل گزشتہ نصف صدی سے پاکستان کے علمی و ادبی افق پر پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ

گر ہیں۔ اب تک آپ کے بے شمار شعری مجموعے منظر نام پر آچکے ہیں۔ جن میں پیام نو،

جرأت اظہار، جادۂ عرفان، عشق تماشا، موم کے سائبان، جذب و حروف، عکس دیوار پہ

تصویر، میرے خواب ادھورے ہیں، قرض وفا، نورکل، عشق دادیو اور عشق سمندر نمایاں ہیں۔

علاوہ ازیں ایک سفر نامہ دوستی کا سفر اور کئی تحقیقی کتب بھی شائع ہو کر داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

مزید برآں آپ ایک ادبی تنظیم سرائے ادب کی چیمبر پرسن ہیں اور ایک جریدے ”ادب سرائے“

کی ادارت بھی کرتی ہیں۔

شہناز مزمل عملی زندگی میں کتب خانوں کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔ اس حوالے سے

انہیں کلاسیکی اور عصری ادب کا مطالعہ کرنے کے وسیع مواقع ملے ہیں۔ اس کثیر التماس مطالعہ

کے نتیجے میں آپ کے کلام میں موضوعات کا تنوع اور فنی پختگی کے پہلو نمایاں ہیں جبکہ عصر حاضر

کی شاعرات میں آپ کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ غزل کی مقبول صنف میں طبع آزمائی کرنے کے علاوہ آپ نے مختلف موضوعات پر خوبصورت اثر انگیز نظمیں بھی تخلیق کی ہیں۔ شہناز مزمل نے سنجیدہ ادب تخلیق کرنے کے بعد اب بچوں کے ادب پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ زیر نظر کتاب ”کھلتی نکلیاں مہکے پھول“ بچوں کے لیے لکھی گئی خوبصورت نظموں پر مشتمل ہے۔ ان نظموں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان میں انتہائی سادہ نام فہم زباں میں شاعری کی گئی ہے۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ طویل عرصہ کے بعد کسی تخلیق کار نے اسماعیل میرٹھی، نظیر اکبر آبادی اور صوفی غلام تبسم کی روایت کو آگے بڑھایا ہے۔ عہد حاضر میں افتخار دہلوی، ممتاز راشد، سعید پروری اور اعجاز فیروز اعجاز نے بھی بچوں کے لیے خوبصورت نظمیں لکھیں ہیں۔ شہناز مزمل نے اس مجموعہ میں بچوں کی دلچسپی کے بے شمار موضوعات پر طبع آزمائی کی ہے۔ ان موضوعات میں گڑیا، چڑیا گھر، بلی، میاں مٹھو، قائد اعظم، خوش آئند لہجوں کی تلاش، دعا، مشورہ اور تندہی بامخالف شامل ہیں۔ آپ نے بڑی سلاست اور سہل متنوع سے بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے ان موضوعات کو نبھایا ہے۔

مثلاً ان کی نظم ”گڑیا“ کے یہ اشعار دیکھیں

بھیا اک گڑیا لے آئے
 آنکھیں کھولے ناچتی جائے
 آنکھیں بند کرے مسکائے
 پیپا کا یہ دل بہلائے

اسی طرح قائد اعظم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتی ہیں

ملت بیضا کی عظمت کا نشان بن کر رہا
 وہ رہا جب تک زمیں پر آسماں بن کر رہا

نظم ”دعا“ کے ابتدائی اشعار ملاحظہ ہوں

نگاہ کرم اے خدا مانگتے ہیں
 ہم انسانیت کا بہلا مانگتے ہیں
 آپ بچوں کو مشورہ دیتے ہوئے کہتی ہیں

مرد آہن کی طرح کر زندگی اپنی بسر
 تجھ سے ہر نکرانے والا پاش پاش آئے نظر

یقیناً شہناز مزمل کا یہ شعری مجموعہ بچوں کی معلومات میں اضافے اور ان کی کردار سازی میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔ امید ہے کہ آپ نے بچوں کے لیے جو ننھا چراغ روشن کیا ہے وہ دیگر شاعروں اور ادیبوں کے لیے مشعل راہ بنے گا۔

احسان اللہ تاقب

صدر پاکستان رائٹرز فورم لاہور

38	آج کا بچہ	17
40	بچے جاتے ہیں سکول	18
42	احمد اور ایمان	19
44	بد کا بونی موٹر کار	20
46	ونڈر ورلڈ	21
48	نئی ایجادات	22
50	سچ	23
52	لاٹج	24
53	دوستی	25
55	آنکھ بھولی	26
57	ریل گاڑی	27
60	جوکر	28
63	سالگرہ سے ایک دن پہلے	29
65	گڑیا	30
67	چٹیا گھر	31
69	بلی	32
70	کتا	33
72	میاں مٹھو	34

فہرست

11	حمد	1
12	نعت	2
13	ہادی جے محمد	3
15	پہچان	4
17	قرآن	5
19	نمازوں کے نام	6
21	نمازیں	7
22	رمضان المبارک	8
24	عید الفطر	9
26	گنتی	10
27	حروفِ حجابی	11
29	گھڑی	12
30	موسم	13
33	ماں	14
34	ماں کا رتبہ	15
36	بچے	16

891.4391 شہناز مزمل
شہن کھلتی کلیاں مہکے پھول / شہناز مزمل - لاہور
ادب سرائے پہلی یکشنبہ، 2011ء

ص 112

(بچوں کی نظمیں)

74	مرنا	35
76	پاکستان	36
79	تاجدار اعظم	37
81	حفیظ جاندرہری کی نذر	38
82	سانحہ اکتوبر	39
84	فرض	40
86	خوش آمد لہجوں کی تلاش	41
88	راہ اسلام	42
89	بچوں کا عالمی دن	43
92	وطن کی بیٹی	44
94	صاحب شمشیر	45
95	انسانیت	46
96	تائید	47
97	مشورہ	48
98	جادو عرفاں	49
99	راہ جنوں	50
101	تندری با مخالف	51
103	کشمیر	52
106	دنا	53

کھلتی کلیاں مہکے پھول

انتساب!

احمد اور ایمان کے نام

شہناز منزل

ادب سرائے پبلی کیشنز

125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور

0300-4275692

نعت

ہمیں اپنی جاں سے ہیں پیارے محمدؐ
ہیں آنکھوں کے تارے ہمارے محمدؐ
یہ کتنا بڑا اپنا اعزاز بھی ہے
ہیں امت میں اُن کی ہمیں ناز بھی ہے
خدا نے ہی بھیجے تھے سارے پیہر
مگر سب سے پیارے ہمارے پیہر
نبی جی تھے تفسیر قرآن کی بھی
حقیقت بتائی تھی انسان کی بھی
ابھی تک جہاں میں ہے ان کا ہی چرچا
ہے لب پہ مرے ورد اُن کا ہمیشہ
درو و سلام و دعا بس یہی ہے
محمدؐ سے میری وفا بس یہی ہے

حمد

کروں کیسے تعریف اُسکی بیاں
بنایا ہے جس نے یہ سارا جہاں
اُس نے بنایا ہے یہ آسماں
اُس نے سجایا ہے یہ گلستاں
یہ جگنو پرندے کلی تتلیاں
سب عظمت میں اُسکی ہیں رطب لہساں
دیا اُس نے جینے کا رستہ دکھا
دیا اُس نے اُمی کو رہبر بنا
نبیؐ جی نے ایسی ہے تعلیم دی
کمی کب رہی ہے کسی چیز کی
کریں شکر ہم اسکا کیسے ادا
محمدؐ کی امت میں پیدا کیا

بادی ہے محمدؐ

بادی ہے محمدؐ ترا رہبر ترا قرآن
تو بھول گیا کس لئے اللہ کا فرمان
اسلام کی کوئی بھی جھلک تجھ میں نہیں ہے
غیرت نہ محبت نہ حمیت نہ وہ ایمان
آنکھیں تجھے دکھائے نہ کیوں کفر جہاں میں
دل میں تیرے ایمان کے جذبے کا ہے فقدان
سگینے، حالات کا اب ہے یہ تقاضا
سر رکھ کے ہتھیلی پہ نکل آسہ میدان
وحدت کی قسم تجھ کو محبت کی قسم ہے
دنیا کو دکھا نعرۂ تکبیر کی پھر شان
پابند سلاسل تو ہے محدود نہیں ہے
تو وہ ہے اتارا گیا جس کے لئے قرآن

چھا جائے نہ دنیا پہ کہیں کفر کی ظلمت
کر چاک جگر اپنا دکھا قوتِ ایمان
اقبال کے القاب پر اللہ نظر کر
اقبال تجھے کہتا ہے اللہ کی برہان
شہناز شب و روز یہ کرتی ہے دعائیں
مل جائے ہمیں دین کا ایمان کا عرفان

پہچان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

یہ دین ہے فطرت کا یہ فطرت کا ہے ایمان

اسلام کے مکتب سے اخوت کا سبق لے

لے درسِ محبت کا حمیت کا سبق لے

ہو جائے اگر جان سے اسلام پہ قربان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اسلام کا پیغام ہے پیغامِ محمدؐ

اسلام حقیقت میں ہے انعامِ محمدؐ

اسلام ہی کرتا ہے عطا دولتِ عرفان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اسلام سے ملتا ہے فقط درسِ مساوات

اسلام سے ہیں روشن و تابندہ روایات

تاریخ پہ کر غور ذرا بے خبر انسان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

کنزوروں کا احساس غریبوں کی محبت

اسلام کی نظروں میں یہ ہے ایک عبادت

اس جذبے کا ہے دل میں ترے کس لیے فقدان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

محتاج و غنی شاہ و گدا ایک ہی صف میں

کرتے ہیں نماز اپنی ادا ایک ہی صف میں

ہے اپنی نظیر آپ مساوات کی یہ شان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اللہ کے ارشاد کا ہوتا ہے جہاں پاس

دل جس کا محمدؐ کی محبت کا ہو عکاس

لا ریب ہے اس شخص کا اللہ نگہبان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

قرآن

بیبین ہے روح قرآن
صلی علی کا ہے فرمان
الرحمن سے پاؤ شفاء
یہ ہے رستہ سیدھا سا
قرآن ایک ہدایت ہے
یہ مولا کی عنایت ہے

قرآن کے تیس پارے ہیں
پڑھتے مسلمان سارے ہیں
الفتح پہلی سورت
ہر انسان کی ہے ضرورت
آخری سورت ہے والناس
اسکو ہمیشہ رکھو پاس
چھوٹی سورت کوثر ہے
یہ سب کو ہی ازبر ہے
سورت بڑی ہے البقرہ
بھٹکا نہیں جس نے پکڑا

نمازوں کے نام

مغرب کی تیاری ہے
ورد خدا کا جاری ہے
سب کو عشاء تو پیاری ہے
جو بھی عبادت کرتا ہے
رب سے ہمیشہ ڈرتا ہے

جو بھی اچھا بچہ ہے
حکام خدا پر چلتا ہے
نور کے تڑکے اٹھتا ہے
فجر ادا وہ کرتا ہے
پھر اسکول وہ جاتا ہے
ظہر کو واپس آتا ہے
کھاتا ہے سو جاتا ہے

☆

اما کہتی ہیں بیٹا
عصر ہوئی ہے مسجد جا
پڑھنے کی اب باری ہے

نمازیں

فجر نماز تو نور ہے ساری
ظہر ہی بس دولت ہے ہماری
عصر میں صحت اور شفاء ہے
مغرب رحمت کی تیاری
پڑھ کر عشاء جو سو جاتا ہے
فضل و کرم ہے اُس پہ جاری

رمضان المبارک

رمضان رحمتوں سے
بھرپور اک مہینہ
دن میں نہیں ہے کھانا
پانی نہیں ہے پینا
مولا سے ڈرتے رہنا
ہر عیب چھوڑ دینا
پڑھنا نمازیں ساری
تم سیکھ لو گے جینا
سحری بھی اس میں آئی
افطار بھی ہے کھانی

عید الفطر

ہم سب اچھے بچے ہیں
روزے سارے رکھے ہیں
عید کا چاند نکل آیا
سب کے لیے خوشیاں لایا
کپڑے نئے سلوائے ہیں
جوتے بھی ہم لائے ہیں
☆

ابو ماموں اور بھیا
مسجد میں پھر جائیں گے
گھر میں واپس آ کر سب
شیر سویاں کھائیں گے

تم نے تو اس مہینے
کر لی بہت کمائی
جس نے بھی رکھے روزے
ہے عید اسکی، بھائی

گنتی

ایک دو تین
آؤ بجائیں بین
ایک کے آگے دو ہے
یہ ہندسوں کا شو ہے
چار کے آگے پانچ
سائچ نہ پائے آئچ
پانچ کے آگے چھ ہے
وقت کا ساتھی یہ ہے
سات کے آگے آٹھ
خوب ہیں اس کے ٹھاٹھ
آٹھ کے آگے نو ہے
یہ گنتی کی رو ہے
نو کے آگے دس ہے
گنتی یہاں پر بس ہے



بہنا مہندی لگائے گی
سب کے دل کو بھائے گی
پائل کنگن پہن کے وہ
چھم چھم کرتی جائے گی

اما آج نہ ڈانٹیں گی
عیدی سب کو بانٹیں گی

ط ظ ع غ ف ق ک گ
حرفوں کا ہیں گمان
ل م ن و ء آئے
بڑھ گئی اپنی شان
ی سے دوڑئے آئے
حرف ہیں پورے جان

حروف تہجی

ا ب ج د ه و ز ح ط ی ک
ل م ن و ء آئے
بڑھ گئی اپنی شان
ی سے دوڑئے آئے
حرف ہیں پورے جان

گھڑی

ہندسے ہوتے گھڑی کے بارہ
وقت کا ہیں یہ ایک شمارہ
میکائل میٹم اور گویاں
دیکھو اس میں ہیں دو سوئیاں
گھنٹے سوئی بڑی دکھاتی ہے
تو چھوٹی منٹ بتاتی ہے
اک سوئی تو چلتی جائے
سیکنڈوں کا کام بتائے
سوئی بڑی ہندسے پر آئے
پانچ منٹ آگے بڑھ جائے
ہندسہ گھڑی نے سب کو بھایا
دنیا نے اس کو اپنایا
پہلی گھڑی کی شان ہے اپنی
پُرکھوں کی پہچان ہے اپنی

موسم

سال میں آتے موسم چار
پت جھڑ گرمی سردی بہار
گرمی کا ہے اپنا رنگ
کر دیتی ہے سب کو تنگ
گرمی جو بن پر جب آئے
آ کر یہ فصلوں کو پکائے
گرمی آئے ام بھی لائے
یہ ہم سب کے دل کو بھائے
خربوڑے تربوز بھی آئیں
سب مل بیٹھیں کاٹیں کھائیں



لو آیا پھولوں کا موسم
کلیاں خوشبو جگنو شبنم
گلشن کیسے جھوم رہے ہیں
پنچھی ڈال پہ گھوم رہے ہیں
گیت فضائیں گاتی جائیں
ہر سو رنگ بکھراتی جائیں
مل جاتا ہے سب کو سناھ بھی
رہتا نہیں باقی پھر دکھ بھی
ہم موسم کو جان گئے ہیں
ہر رُت کو پہچان گئے ہیں



سردی کا اک اپنا مزہ ہے
کوٹ سویٹر پہن لیا ہے
کینو مالٹوں کی کثرت ہے
گھر میں چٹا یہ شربت ہے
ابو دفتر سے گھر آئیں
مونگ پھلی چلغوزے لائیں
بیٹھ کے سب ٹی وی کے آگے
گٹ گٹ گٹ کھاتے جائیں



سردی کا اب زور ہے ٹونا
خالی پتوں سے ہر بونا
طوفاں صر صر کرتے آئیں
پتوں سے آنگن بھر جائیں
پت جھڑ آیا یہ بتلائیں
منظر سب کو یہ دکھلائیں

ماں

ماں رحمت ہے نعمت ہے
قدموں نیچے جنت ہے
ماں سے جو کرتا ہے محبت
اس پر ہو جاتی ہے رحمت
ماں پہچان ہے رشتوں کی
سچے مخلص جذبوں کی
جس کو ماں کا پیار ملا
خوشیوں کا سنسار ملا
میری ہے مولا سے دعا
عمر ہو لمبی اسکو عطا

ماں کا رتبہ

چھوٹا سا اک بچہ ہوں میں
باتیں بھی چھوٹی ہیں میری
کرنا چاہوں ایک وضاحت
بتاؤں میں ایک حقیقت
مسجد مندر ماں ہوتی ہے
پیار سمندر ماں ہوتی ہے
اک سرمایہ ماں ہوتی ہے
ٹھنڈی چھایا ماں ہوتی ہے
خود دکھ سہہ کر سکھ دیتی ہے
حق کہتی ہے سچ کہتی ہے
ڈھال کی صورت وہ رہتی ہے
سب کچھ خود ہی وہ سہتی ہے

بچے

بچے اچھے ہوتے ہیں
بچے سچے ہوتے ہیں
سب کا جی بہلاتے ہیں
نورِ خدا کہلاتے ہیں
بچے ہیں جنت کے پھول
پڑنے دو مت ان پر دُھول
بچے جب مسکاتے ہیں
سب کا دل بہلاتے ہیں
بچے آنکھ کے تارے ہیں
چندرا پیارے پیارے ہیں

ماں کا پیار محبت چاہت
ہر اک دل کو بخشے راحت
ماں تو ایک نرالی دولت
ماں کے قدموں نیچے جنت
جس نے ماں کا رتبہ جانا
اس نے رب کو ہے پہچانا
ماں کا رشتہ جاننے والے
عظمت کو پہچاننے والے
غور سے سُن لیں میرا کہنا
ماں ہیرا ہے ماں اک گہنا
رب اک روپ ہے ماں ممتا کا
ماں میوہ ہے اس دنیا کا

آج کا بچہ

آج کا بچہ نہ جگنو نہ ستارے مانگے
پھول قتلی نہ کھلونے نہ غبارے مانگے
برق رو دور کے بچے کے ہیں برقی اعصاب
ذہن میں اسکے سوال اتنے ہیں ملتے نہ جواب
آنکھ کھلتے ہی رموٹ اسکو تھمائے بابا
کیلکولیڈر پہ حساب اسکو سکھائے بابا
کمپیوٹر تو کبھی ڈش بھی دکھائے بابا
زندگی کے سبھی اسباق سکھائے بابا
راستہ اک نئی دنیا کا دکھائے بابا
خواب بیکار ہیں بچوں کو بتائے بابا

ان کو علم کی دولت دو
عزت شہرت عظمت دو

جس کو ملا ہے یہ انعام
رحمت ہو گی اس پر تمام

بچے جاتے ہیں اسکول

بچے کلیاں تارے پھول
پڑھنے جاتے ہیں اسکول
وقت پہ سوتے جاگتے ہیں یہ
پڑھنے سے کب بھاگتے ہیں یہ
یاد سبق وہ کرتے روز
خوشیوں سے دل بھرتے روز
بھاری بھر کم بستے ان کے
کتنے روشن رستے ان کے
صبح سویرے اٹھتے ہیں یہ
رب کے آگے جھکتے ہیں یہ
کپڑے بدل کر ہیں تیار

راز چندا کے ستاروں کے بتائے بابا
ایسے میں کیسے وہ خوش رنگ نظارے مانگے
کوئی دریا یا سمندر یا کنارے مانگے
پھول تتلی یا کھلونے یا غبارے مانگے
آج کا بچہ نہ جگنو نہ ستارے مانگے

پڑھنے سے ہے ان کو پیار
ماما کے سب پیارے ہیں یہ
باپ کے راج ڈلارے ہیں یہ
جاتے ہیں یہ روز اسکول
کھلتی کلیاں مہکے پھول
جو اسکول میں پڑھنے جائیں
دانشور وہ بنتے جائیں
ویشا رجاہ حیاء ایمان
ظہ علیزہ اومنا جان
ملک و ملت کی ہیں شان
ان سے روشن پاکستان

احمد اور ایمان

بٹی ہے پیاری ایمان
اس پر ہم سب کو ہے مان
احمد علم کا رسیا اور
پڑھ کے بڑھائی اس نے شان
دونوں بچے قابل کتنے
ان کے اندر ہے سلطان
نیک اور پیارے بچے ہیں یہ
مولا کا کتنا احسان
یہ اللہ کی رحمت دونوں
اس رحمت پر میں قربان

بد کا بونی موٹر کار

احمد پاپا ہیں ہشیار
کرتے ہیں چیزیں تیار
احمد اک انجن لے آیا
پاپا نے اک خاکہ بنایا
بابا کے سنگ گئے بازار
ڈھونڈا اک اچھا لوحار
خاکہ دیکھ کے کاریگر نے
ڈھانچہ بنایا اس کے ہنر سے
چھت بن اس نے جوڑی کار
ڈیزی مینو اسکے سوار
احمد جب انجن کو چلائے
دوڑے کار آگے کو جائے
احمد پاپا شور مچائیں
ڈیزی مینو لطف اٹھائیں

دنیا کا بھی علم ہے انکو
دین کی بھی ان کو پہچان

یہ ہیں شانِ پاکستان
یہ ہیں آنِ پاکستان

سوچ رہے تھے نام کیا رکھیں
اسکے ذمے کام کیا رکھیں
کار بہت ہے تیز طرار
بدکا بونی موٹر کار
بچوں نے کی ہے تیار
بدکا بونی موٹر کار
دیکھ کے اسکی یہ رفتار
احمد پاپا ہیں سرشار

وڈرورلڈ

وڈر ورلڈ کی سیر کراؤں
لونی ٹونی سے ملواؤں
پاورپف کی گڑیاں دیکھیں
حیرانی کی پڑیاں دیکھیں
سارے بچے آکر بیٹھے
رنگ رنگ تماشے دیکھے
امریکہ سے ڈریگن آیا
بچے نے کیا کھیل دکھایا
بچے دیکھیں سپائیڈر مین کو
اڑنے والی نیلی وین کو
بیٹ مین کا آجانا فوراً
آرن مین بن جانا فوراً

نئی ایجادات

موبائل اور کیملو لیڈ
بچوں کے ہاتھوں میں آئے
بچوں نے بھی جانے کیا کیا
کھیل بنائے ذہن لڑائے
ہاتھ سے کب گنتے ہیں رقمیں
کیلو لیٹر ان کے بس میں
دوستی ان کی خوب جمی ہے
گیم بوائے پہلے ان تھا
واسطے بچوں کے اک دن تھا
اب آیا ہے پلے اسٹیشن
مست ہوئی ہے یہ جزیشن

ہیری پوٹر آنکھ کا تارا
سب بچوں کو ہے یہ پیارا
ونڈر ورلڈ میں جاؤ بچو
دل اپنا بہلاؤ بچو

سچ
 جھوٹ سے بچ کر رہنا بچو
 سچی بات ہی کہنا بچو
 سچ پر جو حاوی ہو جائے
 کوئی نہ اس پر قابو پائے
 گھر ہو کچھری یا مکتب ہو
 سچ بولو تم دن یا شب ہو
 سچ کا پیہہ چتا جائے
 جھوٹ کا سکہ مٹا جائے
 جھوٹے کا انجام بُرا ہے
 سچائی کا نام بڑا ہے

ہاتھ میں اب تو پی ایس پی ہے
 گیم یہ شاید آج نئی ہے
 تھوڑے دن میں بچوں کا بھی
 سب سے اب دل بھر جائے گا
 موجد اتنی دیر میں جب تک
 چیز نئی اک لے آئے گا

لاچ

لاچ بری بلا ہے
بچپن سے یہ سنا ہے
سب کچھ اسے ملا ہے
لاچ سے جو بچا ہے
ہر لالچی کا لاچ
نیکی کو کھا گیا ہے
کرتا ہے جو بھی لاچ
بد کار اور برا ہے
سب بھیجتے ہیں لعنت
لاچ کی یہ سزا ہے
لاچ ہو ختم یا رب
ہر دم یہی دعا ہے

بات میں اک بتلائی جاؤں
کب ہوتے ہیں جھوٹ کے پاؤں
سچ کہنے سے ڈرنا مت تم
جھوٹی باتیں کرنا مت تم
سچ تو آخر سچ ہوتا ہے
جو جھوٹا ہے وہ روتا ہے

دوستی

پیار اک ایسا ناتہ ہے
سب کے دل کو بھاتا ہے
ہم سب اچھے بچے ہیں
بھولے بھالے بچے ہیں
رنگ و نسل کا جھڑا کب
کوئی بھی ہم سے بگڑا کب
مل جل کر ہم رہتے ہیں
ہر دکھ نہس کر سہتے ہیں
جس سے دوستی کرتے ہیں
وہ ہی اچھے لگتے ہیں
سندھی بلوچی اور پٹھان
پیار محبت کی پہچان

دیس میں جتنے بچے ہیں
دوست ہمارے بچے ہیں
پاکستان میری پہچان
اس سے قائم ہے ایمان
دوست کو ہم بتائیں گے
اس پر جان لٹائیں گے

آنکھ مچولی

آنکھ مچولی کھیل ہے اچھا
کھیل یہ کھیلے ہر اک بچہ

آنکھ پر پٹی باندھی میں نے
اک تدبیر ہے سوچی میں نے

میں جیسے آگے بڑھتا ہوں
کام پکڑنے کا کرتا ہوں

کچھ بیٹھے ہیں پیڑ کے نیچے
کچھ بچے پودوں کے پیچھے

اک ہلکی آواز سنی ہے
گلتا ہے بیٹھا چھتمی ہے

پھر چپکے سے میں جاتا ہوں
ٹیلو کہہ کے پکڑ لاتا ہوں

چھتمی کو اب پکڑا میں نے
بانہوں میں ہے جکڑا میں نے

اب اس کی ہے باری یارو
کھیل رہے گا جاری یارو

ریل گاڑی

ریل ہے کیا یہ تم کو بتائیں
اس کی کہانی تم کو سنائیں
جو بھی اس پر جانا چاہے
اسٹیشن پر وہ آ جائے
قیمت اسکی دینی ہو گی
اسکو ٹکٹ بھی لینی ہو گی

☆

امی ابو باجی سارے
منزل کے ہیں راہی سارے
کیسے یہ سامان اٹھائیں
کیسے بچوں کو بہمائیں
مشکل حل یہ قلی کرتا ہے
بوجھ اٹھا کر یہ چلتا ہے

☆

انکو ڈبہ دکھلاتا ہے
سیٹوں پر بھی بٹھلاتا ہے
سیٹی گاڑی کی بچتی ہے
جھنڈی گاڑ کی پھر ملتی ہے
اب گاڑی کی تیاری ہے
اس کے چلنے کی باری ہے

☆

چمک چمک کرتی جائے گاڑی
آگے بڑھتی جائے گاڑی
نہریں آئیں دریا آئے
گلشن آئیں صحرا آئے
سب کو چھوڑ گزرتی جائے
آگے آگے بڑھتی جائے

جوکر

بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں
مجھ کو دیکھ کے سارے بچے
پیارے راج دارے بچے
کھل کھل کھل کھل ہنستے ہیں
کتنے پیارے لگتے ہیں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

خوش کرنے کو بچوں کو
بھیس بدل کر اپنوں کو
کرتب بھی دکھلاتا ہوں
سب کا جی بہلاتا ہوں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

جب اٹیشن آ جاتا ہے
انجن اسکا رک جاتا ہے
لوگ اترتے چڑھتے جائیں
منزل جانب بڑھتے جائیں
چھک چھک کرتی جائے گاڑی
آگے بڑھتی جائے گاڑی

پیٹ کی خاطر مرتا ہوں
اپنا روپ بدلتا ہوں
پیار یہ اُن کے پلتا ہوں
ٹھک ٹھک چلتا ہوں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

روز تماشا ہوتا ہے
مجھ کو اچھا لگتا ہے
روپ یہ مجھ پہ سجتا ہے
ہر اک پھبتی کستا ہے
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

بچے پاس آ جاتے ہیں
تصویریں بنواتے ہیں
کچھ بچے ڈر جاتے ہیں
کچھ گودی چڑھ جاتے ہیں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

خوشیاں ان کو دیتا ہوں
خوشیاں ان سے لیتا ہوں
ان کے ساتھ ہی رہتا ہوں
اور ہنس کر یہ کہتا ہوں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

سالگرہ سے ایک دن پہلے

اما میری سالگرہ ہے
آپ مجھے کیا تحفہ دیں گی
بابا نے وعدہ تو کیا ہے
شاید تحفہ خرید لیا ہے
نانو امی تو پاری ہیں
جیب خرچ کے ساتھ ہی مجھ کو
سالگرہ کا چیک بھیجا ہے
نانا ابو بولیں نا کچھ
آپ نے مجھ کو کیا بھیجا ہے
کاکل میری جان ہیں اما
ان کا بھی تو فون آیا تھا
تحفہ اچھا بھجوایا ہے
دادو پھپھو اور چاچو نے
کچھ نہ کچھ تو بھیجا ہو گا

بولیں نا بتلائیں مجھ کو
سب نے مجھ کو کیا بھیجا ہے
کل تک وقت گزاروں کیسے
کل تو میری سالگرہ ہے
اما جی بولیں نا اب تو
بھید ہے کیا کھولیں نا اب تو
بولنے کی گر چھٹی کی ہے
میں نے آپ سے گئی کی ہے
میں بھی اب کل ہی بولوں گی
تحفے سارے جب کھولوں گی

گڑیا

سجے اس پر سارے گہنے
چا اسکو خوب سجائے
پیار کرے گودی میں بٹھائے
گڑیا ہے یہ پیاری پیاری
چا کی ہے راج دلاری

بھیا اک گڑیا لے آئے
آنکھیں کھولے ناچتی جائے
آنکھیں بند کرے مسکائے
چا کا یہ دل بہائے
گانا گائے اس کو سنائے
روٹھے اگر تو اس کو منائے
لبے لبے بال ہیں اسکے
پھولے پھولے گال ہیں اسکے
ٹھک ٹھک ناچتی جائے
چابی ختم ہو تو رک جائے
سینڈل اڑی والے پہنے

چڑیا گھر

کیا ہے چڑیا گھر بتلاؤں
آؤ سب کا دل بہاؤں
بندر دیکھو چیتا دیکھو
ہاتھی پانی پیتا دیکھو
بگلے دیکھو کیسے کھڑے ہیں
مرغی چھوٹی مور بڑے ہیں
چال ہرن کی دیکھو منی
گینڈے بھاگتے دیکھو ننی
ریچھ کو دانا دیتے جاؤ
خوشیاں ان سے لیتے جاؤ
بنگالہ کا شیر یہاں ہے
بر شیر دلیر یہاں ہے
شیر کی خالہ بھی دیکھی ہے

پیڑ کے اوپر چڑھ بیٹھی ہے
پانڈا افریقہ سے آیا
کینگرو سب کے دل کو بھایا
سانپوں کا بھی اک جنگل ہے
بچوں کے دم سے منگل ہے
پنکھ پکھیرو اتنے سارے
ناچتے مور ہیں کتنے پیارے
ہاتھی سے تم ڈر مت جانا
سیر بنا تم گھر مت جانا
دیکھ سکو تو اور بہت کچھ
جان سکو تو اور بہت کچھ
دوڑے دوڑے گھر کو جاؤ
بابا ماما کو بتلاؤ
جانوروں سے پھر ملوائیں
چڑیا گھر کی سیر کرائیں

کتا

احمد جا کر پی لایا
گھر لا کر اسکو نہلایا
ٹوکری اندر اسکو بٹھایا
فیڈر بھر کر دودھ پلایا
اس نے سوچا یہ ہے اکیلا
اسکی اک بہنا لے آیا
نام ہے رکھا فی فی مینو
سیر کراتے بابا فینو
دونوں پی پیارے پیارے
گھر بھر کی آنکھوں کے تارے

بلی

بلی شیر کی خالہ ہے
آفت کی پر کالہ ہے
دیکھنے کو یہ سیدھی ہے
لیکن خوب ندیدی ہے
گھر میں گھومتی رہتی ہے
خوشبو سونگھتی رہتی ہے
نو سو چوہے کھاتی ہے
پھر بھی حج کو جاتی ہے

میاں مٹھو

مٹھو ٹیں ٹیں کرنا آیا
احمد کے یہ دل کو بھایا
لان میں اک پنجرہ بنوایا
طوطے کو پھر اس میں بٹھایا
رنگ برنگے پھول لگائے
چھوٹے چھوٹے پیڑ اگائے
میاں مٹھو کو سبق پڑھایا
باتیں کرنا بھی سکھایا
طوطا چوری کھاتا جائے
میں مٹھو ہوں کہتا جائے
پیاری پیاری باتیں کر کے
سب کے دل کو یہ بہلائے
احمد کو جو ملنے آئے

بال ہیں ان کے لمبے لمبے
کان جھکے گتے ہیں چنگے
احمد جب اسکول سے آئے
مینو بھونک کے سب کو بلائے
ٹانگ اٹھا اوپر چڑھ جائے
پیار سے اپنی دُم کو ہلائے
فی فی بھوری پیاری کتنی
پاپا کی ہے دلاری کتنی
تلوے چاٹتی رہتی فی فی
پیچھے بھاگتی رہتی فی فی
دونوں ہی معصوم ہیں کتنے
باہر سے گتے ہیں فتنے

مرغا

نکڑوں کوں بھئی نکڑوں کوں
میں مطہر کا مرغا ہوں
مرغی میری بیوی ہے
میں چوزوں کا ابا ہوں
چوزے چوں چوں کرتے ہیں
مجھ سے تھوڑا ڈرتے ہیں
ماں کے پیچھے پھرتے ہیں
دانا دنا چگتے ہیں
مطہر دانا لاتا ہے
پنجرے میں رکھ جاتا ہے
کتنا ہم کو دیتا سکھ
کوئی نہ ہم کو دیتا دکھ

طوطا اک آواز لگائے
احمد جب باہر آجائے
طوطے سے سب کو ملوائے
طوطا پھل بھی کھاتا جائے
میں مٹھو ہوں گاتا جائے
مٹھو جب بھی تھک جاتا ہے
جھولے پر ہی سو جاتا ہے
باہر جب بھی اڑ جاتا ہے
واپس کب پھر گھر آتا ہے
سب کو غمگین کر جاتا ہے
اور پھر برسوں یاد آتا ہے

پاکستان

تم ہو جانِ پاکستان
تم ہو آنِ پاکستان
قائد اعظم کی دانائی
ملتِ مسلم کے کام آئی
وحدت نے اعجاز دکھایا
تم نے پاکستان بنایا
تم ہو شانِ پاکستان
تم ہو جانِ پاکستان

قوم نے نہس کر دی قربانی
کام کیا ایسا لاثانی
جنت ایسے قریے چھوڑے
لاکھ ستم دشمن نے توڑے
کیا کیا جانیں کہیں قربان
تم ہو شانِ پاکستان

مرغی دانے لائے پھر
مل کر سب نے کھائے پھر
سب کے دل کو بھائے پھر
کتنا دل بہلائے پھر
ککڑوں کوں بھی ککڑوں کوں
میں مطہر کا مرنا ہوں

اک پر چم کے نیچے آؤ
شانِ اُخوت کی دکھلاؤ
ایک خدا اور ایک رسول
یہ کیوں تم بیٹھے ہو بھول
ایک تمہارا ہے قرآن
تم ہو شانِ پاکستان

سندھی اور بلوچستانی
پنجابی اور کوہستانی
قوموں اور صوبوں کے جھڑے
الٹے منصوبوں کے جھڑے
کر گئے ملت کا نقصان
تم ہو جانِ پاکستان

فطرت کے منشور کو دیکھو
قرآنی دستور کو دیکھو
منزل قدموں میں آئے گی
دنیا جنت بن جائے گی
خوش ہو گا تم پر رحمان
تم ہو جانِ پاکستان

قائد اعظم

ملتِ بیضاء کی عظمت کا نشان بن کر رہا
وہ رہا جب تک زمیں پر آسماں بن کر رہا
ناتواں تھا جسم لیکن عزم تھے اس کے بلند
دشمنوں کی راہ کا سنگِ گراں بن کر رہا
کھا رہی تھی قوم راہِ زندگی میں ٹھوکریں
راہروانِ بے اماں کی وہ اماں بن کر رہا
کارواںِ گم کر وہ منزل تھا فضا تاریک تھی
رہ نمائی کے لئے وہ شمع سا بن کر رہا
دشمنوں کو دانش و حکمت سے دی اس نے شکست
زندگی بھر قوم کا وہ مہرباں بن کر رہا
دشمنی کی دھوپ کی شدت قیامت خیز تھی
منزلِ فکر و عمل میں سائباں بن کر رہا

قوم کے مردہ دلوں میں اس نے بھر دیں بجلیاں
شوکتِ اسلاف کا وہ ترجمان بن کر رہا
ملکِ پاکستان اس کی کوششوں کا ہے ثمر
فکر سے اس کی یہ نقشِ جادواں بن کر رہا
قائد اعظم جسے شہناز کہتا ہے جہاں
عالم ہستی میں جانِ داستاں بن کر رہا

حفظ جانندھری کی نذر

دھوپ کی تمازت میں سائبان جیسا تھا
وہ زمیں پہ رہ کے بھی آسمان جیسا تھا
ظلم کے اندھیرے میں وہ دیئے جلاتا تھا
منزلوں کے رستے میں اک نشان جیسا تھا
سوچ اس کی ارفع تھی شان بھی نرالی تھی
رفعتوں کا پیکر تھا پاسبان جیسا تھا
ساتھ لے کے چلتا تھا اپنے اک زمانے کو
انجمن تھا وہ خود میں کاروان جیسا تھا
کر دیا امر اس کو اسکے اک ترانے نے
وقت کے تسلسل میں داستان جیسا تھا

سانحہ اکتوبر

بچھڑ کر سارے اپنوں سے ہمارے پاس آئے ہیں
یہ ننھے پیارے بچے خون میں کیسے نہائے ہیں
کتابیں ان کی بکھری ہیں کھلونے ان کے ٹوٹے ہیں
یہ کیسے ہو گیا کچھ کھو گئے کچھ ہم سے روٹھے ہیں
اٹھو دیکھو ذرا یہ وادیاں تم کو بلاتی ہیں
یہ جھرنے یہ ہوائیں پیار کے نغمے سناتی ہیں
ذرا کلکاریوں سے تم فضاء کو زندگی بخشو
پکڑ کر ماں کا پلو گھر کو اپنے تم ذرا پلو
سکوت مرگ اور خامشی ہر سمت پھیلی ہے
قیامت ہی قیامت آج ان آنکھوں نے دیکھی ہے

فرض

وہ کلیاں جن کو کھل کر خوبصورت پھول بنا تھا
ابھی تتلی کو جگنو کو گلستاں سے پکڑنا تھا
یہ کیسی مسکراہٹ ہے جو ان ہونٹوں پہ رقصاں ہے
عجب سی بے کلی اک حوصلہ جینے کا ساماں ہے
وہ کہتے ہیں ہمیں اک چھاؤں دے دو سائباں دے دو
ہمیں کھانا نہیں کھانا ہمیں اک گھونٹ پینے دو
کسی بھی چیز سے ہم کو کہاں اب خوف آتا ہے
ہمیں سردی نہیں لگتی اندھیرا کب ڈراتا ہے
ہے کتنا حوصلہ ماں کا وہ کیسے خود یہ کہتی ہے
بتا سکتی نہیں وہ دکھ کو اپنے آپ سہتی ہے
خدا کا شکر ہے دو مر گئے دو تو سلامت ہیں
نہیں ہے تاج سر کا ہاں ذرا بس یہ قیامت ہے

جو بچ نکلے ہیں بھائی وہ کہیں ہماری ہیں
ہیں اپنے پھول سے بچے یہ مائیں بھی ہماری ہیں

اجڑتی بستیوں کو مل کے اب ہم نے بسانا ہے
نیا ایک عزم ٹوٹے دل میں اب ان کے جگانا ہے

یہ ٹوٹے ہیں مگر ایک حوصلے سے آگے بڑھتے ہیں
یہ ہو کے تازہ دم ہر وقت ہر آفت سے لڑتے ہیں

کبھی بہنیں جو اپنے بھائیوں کی راہ تکتی تھیں
ہر اک آہٹ کو سنتی تھیں نہ پلکوں کو جھپکتی تھیں
وہ کہتی ہیں سپرد ماں کیا ہم نے انہیں خود ہی
یہ جاں سے پیارا تحفہ دے دیا ہم نے انہیں خود ہی
یہ دھرتی ماں کا قرضہ تھا جسے ہم نے اتارا تھا
ہمارا فرض تھا پورا کیا ماں نے پکارا تھا

خوش آئند لمحوں کی تلاش

اب یاں سے ہم کو لڑنا ہے
بس آس کو زندہ رکھنا ہے
اک عزم جگا کر اس دل میں
آگے ہی آگے بڑھنا ہے
بچوں کو کھلونے لوٹا کر
رنگ اس دھرتی میں بھرنا ہے
کیا ٹوٹ گیا کیا چھوٹ گیا
اس غم کو اب کم کرنا ہے
آباد کریں گے پھر اس کو
جو خوشبو تلی جھرنا ہے
خیموں میں کتابیں لے جا کر
تعلیم بھی حاصل کرنا ہے

راہِ اسلام

دنیا میں جسے اپنی بھی پہچان نہیں ہے
سچ بات تو یہ ہے کہ وہ انسان نہیں ہے
تہذیبِ نوری نے تجھے چھوڑا نہ کہیں کا
نادان تری ذات ہے اک بوجھ زمیں کا
آباء کی وراثت سے ہے دامن ترا خالی
پھر بھی تو حیات اپنی سمجھتا ہے مثالی
اسلام کا پیغام فراموش کیا ہے
اللہ کا انعام فراموش کیا ہے
وہ رنگِ محبت ہے نہ وہ جوشِ حمیت
پہلی سی شجاعت نہ مروت نہ وہ جرأت
کہنے کو تو کہلاتا ہے دنیا میں مسلمان
محکم ہے ترا دین نہ پختہ ترا ایمان
فرمودہ قرآن پہ دن رات عمل کر
مل جائے گی منزل رہِ اسلام پہ چل کر

رنگ اک خواب میں بھرنا ہے
ہاں امن کو قائم کرنا ہے
آفت سے نمٹنا ہے خود ہی
الزام نہ اس پر دھرنا ہے
جو کرنا سکا اب تک کوئی
وہ کام ہی کو کرنا ہے

بچوں کا عالمی دن

یہ عالمی دن ہے بچوں کا
اے بچو تمہیں مبارک ہو
اس دن کی بڑی اہمیت ہے
یہ دن جان تہنیت ہے
پیغام ذرا اس کا سن لو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
ہر ملک میں اس کی شہرت ہے
ہر قوم میں اس کی عزت ہے
مرکز ہے اس کا یونیسکو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
پیغام محبت دیتا ہے
یہ وعدے سب سے لیتا ہے

اس دن کی اہمیت سمجھو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
تم مستقبل ہو قوموں کے
تم جان و دل ہو قوموں کے
دنیا پر یہ ثابت کر دو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
ہر آن تمہاری خوشنودی
ہر آن تمہاری بہبودی
ہم سوچ رہے ہیں سچ مانو
اے بچو تمہیں مبارک ہے
اک مرکز پر آ جاؤ گے
تم دنیا پر چھا جاؤ گے
تم مل کر اک آواز بنو
اے بچو تمہیں مبارک ہو

وطن کی بیٹی

بہادروں میں ہو تیرا شمار اے بیٹی
تو ملک و قوم کا ہو افتخار اے بیٹی

ترے تقدس و کردار پہ نہ حرف آئے
تو ایسے زندگی اپنی گزار اے بیٹی

تری نظر میں رہے اپنے خاندان کی شان
اسی میں ہے ترا عزو و وقار اے بیٹی

تری نگاہ میں ہر دم ہو اسوۂ زہرہ
وفا و مہر ہو تیرا شعار اے بیٹی

شکن نہ آئے مصیبت کے وقت ماتھے پر
دل ایسا دے تجھے پروردگار اے بیٹی

تم اپنے اور بیگانے کو
یہ دو پیغام زمانے میں
دنیا میں ہو کر ایک رہو
اے بچو تمہیں مبارک
یہ عالمی دن ہے بچوں کا
اے بچو تمہیں مبارک ہو

دُٹن پہ جان لٹانے کا وقت آئے اگر
خوشی سے جان بھی کرنا نثار اے بیٹی

دعائیں مانگ رہی ہے ترے لئے شہناز
حیات گزرے تیری کامگار اے بیٹی

صاحب شمشیر

ہاتھ میں شمشیر ہے تو صاحب شمشیر ہے
دیکھ کر حالات دنیا کس لئے دل گیر ہے
باندھ کر سر پر کفن آ کارزار دھر میں
کارواں سالار تیرا نعرہ تکبیر ہے
مذہب اسلام کے احکام کو ایماں بنا
مذہب اسلام ہی قرآن کی تفسیر ہے
کوئی دشمن بھی تجھے تسخیر کر سکتا نہیں
تو خدا کے فضل سے ناقابلِ تسخیر ہے
کوئی ظلمت تیرا رستہ روک سکتی ہی نہیں
دل میں تیرے موجزن ایماں کی تنویر ہے

انسانیت

دور نوی کا پیار سے رشتہ ہی کٹ گیا
ہر شخص اپنی ذات کے اندر سمٹ گیا
ذرے میں آفتاب کی دیکھے گا جھلکیاں
پردہ تیری نگاہ سے جس وقت ہٹ گیا
حیران ہوں کہ جذبہ وحدت کو بھول کر
کیوں فرقہ بندیوں میں مسلمان بٹ گیا
اپنے وجود میں ترا آیا نظر وجود
میں والہانہ سائے سے اپنے لپٹ گیا
اشکوں میں ڈھل گیا دل بیتاب ٹوٹ کر
اک چوٹ ہی سے آئینہ کلڑوں میں بٹ گیا

تائید

اللہ بدلتا ہے اسی قوم کی تقدیر
تقدیر سے خائف نہیں جس قوم کی تدبیر
انسان اگر ڈر کے مصائب سے نہ گھبرائے
تقدیر بھی تدبیر کے پھر سامنے جھک جائے
گھبرا کے جو ہمت کبھی انساں نہ ہارے
بن جاتے ہیں محدود مقدر کے ستارے
جینے کا اگر ولولہ ہو عزم جواں ہو
دوزخ نہ ہو دنیا کبھی جنت کا نشاں ہو
جس قوم کی گفتار ہو کردار کی تصویر
حاصل اسے ہوتی ہے دعاؤں میں بھی تاثیر
باطل کی جو بے خوف کیا کرتے ہیں تردید
ملتی ہے انہیں قوموں کو اللہ کی تائید

مشورہ

مرد آہن کی طرح کر زندگی اپنی بسر
تجھ سے ہر ٹکرانے والا پاش پاش آئے نظر
کوئی بھی آئے مصیبت ضبط کا دامن نہ چھوڑ
مسکرا کر آ مقابل خوف کھا کر منہ نہ موڑ
کام لے ہمت سے اپنے حوصلوں کو رکھ بلند
آسمانوں پر تری فکر و نظر کی ہو کمند
آسرا درکار ہے تو لے خدا کا آسرا
مشکلوں میں کام آئے گا یہی جذبہ ترا
زندگانی کر بسر خوفِ خدا کے سائے میں
کام جو کرنا ہے کر خوفِ خدا کے سائے میں

جادو عرفاں

اندازہ طوفان ہو نہ سکے
تو درد کا درماں کیسے ہو
آگاہ نہیں اپنے سے بشر
طے جادو عرفاں کیسے ہو
سودا ہے سایا مغرب کا
اقدار ہیں اپنی کھو بیٹھے
احساس زیاں جب مٹ جائے
انساں پشیمان کیسے ہو
پُرکھوں نے گنوا کر جاں اپنی
مضبوط فصیلیں دیں تم کو
حق سمجھا تم نے ہر شے پر
اندازہ احساں کیسے ہو

راہ جنوں

تجھے فکر و عمل سے اک نئی دنیا بسانا ہے
خرد کو چھوڑ کر راہ جنوں کو آزمانا ہے
رہ تعمیر میں بچنا ہے اب تخریب کاروں سے
فراست سے تجھے تخریب کاروں کو مٹانا ہے
جہاں سے کفر کو کرنا ہے ایسے درہم و برہم
تو مومن ہے تجھے اب شان مومن کی دکھانا ہے
تجھے ہر ظلم کی دیوار کو مسمار کرنا ہے
جو تیری راہ میں آئے وہ ہر پتھر ہٹانا ہے
بری نظروں سے دیکھے گر کوئی تیرے نشمین کو
بدل کر روپ بجلی کا نشاں اس کا مٹانا ہے
تو خود ہیں ہے خودی سے اپنی ہو آگاہ اے ناداں
خودی کا تجھ کو یہ پیغام دنیا کو سنانا ہے

نہ آنے پائے تیرے پائے استقلال میں لغزش
تو ہے دیوار سیسے کی جہاں کو یہ دکھانا ہے
تیرا کردار گر قرآن کے سانچے میں ڈھل جائے
تضع سے تری دنیا حقیقت میں بدل جائے

راہ دکھانا جہاں کو آج بن کر رہنما
پھول بن جائیں گے کانٹے تیری راہ شوق میں
جب خلوص دل سے تیرے لب پہ آئے گی دعا
غم نہ کر شہناز کوئی زندگی کی راہ میں
تیرا حامی ہے محمدؐ تیرا ناصر ہے خدا

تندی باد مخالف

تندی باد مخالف سے نہ ہرگز خوف کھا
آندھیوں پر طنز کر اور بجلیوں پر مسکرا
کارزارِ زندگی میں کر بسر مردانہ وار
یورشِ آلامِ دنیا کو نہ تو خاطر میں لا
رہ گزارِ زندگی میں بیکراں ہیں ظلمتیں
سینہِ ظلمت سے تجھ کو اخذ کرنا ہے ضیاء
منزلیں آئیں گی تیرے خیر مقدم کے لیے
راہرو راہِ وفا شمعیں عزائم کی جلا
چاند تاروں کے جہاں تنخیر کرنا ہیں تجھے
کامیابی کے لیے علم و ہنر کے پر لگا
ڈال کر تاریخِ ماضی پر تفکر کی نظر
معجزہ اجداد کے کردار کا سب کو دکھا
اس جہاں کی رہنمائی زیبِ دیتی ہے تجھے

کشمیر جلتا دیکھ کر

خون کا بہتا دریا دیکھا
ہر سو موت کا پہرا دیکھا
ایک الاؤ بھڑکا دل میں
جب کشمیر کو جلتا دیکھا
سوچ پہ خوف کا پہرا دیکھا
ہر جا خود کو تنہا دیکھا
ماں کا سینہ چھلنی کرتے
دھرتی ماں کا بہنا دیکھا
مسجد میں منبر کے آگے
مسخ شدہ اک چہرا دیکھا
پھولوں کی جنت میں میں نے
جلتا سرخ سویرا دیکھا
تیز الاؤ بھڑکا دل میں

جب کشمیر کو جلتا دیکھا
وحشی دشمن کے ہاتھوں سے
گلشن صحرا بہتا دیکھا
ٹوٹی ڈالی پر کل میں نے
روتا ایک پرزہ دیکھا
انسانوں کی آبادی میں
شیطانوں کو ٹھہرا دیکھا
راتیں رو رو کائی میں نے
جب کشمیر کو جلتا دیکھا
بازی الٹی بکھری دیکھی
بچپن سہا سہا دیکھا
کچے ذہنوں میں نفرت کے
ناسوروں کو پلتا دیکھا
زندہ مردہ لاشیں دیکھیں

اعضاء اعضاء بکھرا دیکھا
 روشنیوں کے شہر میں ہر شب
 سناٹوں کا ڈیرا دیکھا
 برسوں بعد پلٹ کر آئی
 شہر کا شہر ہی بہرا دیکھا
 آوازوں کی اس بستی میں
 خاموشی کا پہرا دیکھا
 ایک الاؤ بھڑکا دل میں
 جب کشمیر کو جتنا دیکھا
 خون کی ہولی دیکھنے والی
 آنکھیں موندیں سپنا دیکھا
 چاندنی اور صبحی شب بھر میں نے
 چاند نگر کا چہرا دیکھا
 کل کشمیر ہمارا ہوگا
 میں نے خواب سنہرا دیکھا
 سرد الاؤ ہو گئے سارے
 جب کشمیر کو اپنا دیکھا

دعا

نگاہ کرم اے خدا مانتے ہیں
 ہم انسانیت کا بھلا مانتے ہیں
 چلیں تیرے محبوب کے راستے پر
 یہ شام و سحر ہم دعا مانتے ہیں
 یہی تجھ سے رب کرم التجا ہے
 یہی تجھ سے صبح و مسامانتے ہیں
 فقیر محبت رہے زندگی میں
 بہر گام تیری رضا مانتے ہیں
 نہیں مال و دولت کی دل میں تمنا
 عنایت تری اے خدا مانتے ہیں

سدا کام آتے رہیں دوسروں کے
یہ جذبات رب العلیٰ مانگتے ہیں
سزاو جزا تیرے بس میں ہے مولا
تجھے ہے خبر تجھ سے کیا مانگتے ہیں
تو رب کرم ہے گنہگار تیرے
کرم تجھ سے روز جزا مانگتے ہیں